49037 ـ مغرب كی ا يك ركعت جماعت كے ساتھ پالينے والا شخص باقی نماز كيسے مكمل كرے گا ؟

سوال

اگر ميں مغرب كی نماز ميں جماعت كے ساتھ دوسری ركعت ميں تشھد كے دوران ملوں تو باقی نماز كيسے مكمل كرونگا ؟
ميں اٹھ كر امام كے ساتھ تيسری ركعت مكمل كروں اور تشھد كے بعد اٹھ كر اپنی تيسری ركعت ادا كروں اور تشھد ميں بيٹھوں يا كيا كروں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اگر آپ مغرب كی نماز ميں جماعت كے ساتھ درميانی تشھد ميں مليں تو آپ تيسری ركعت ميں امام كی متابعت اور اقتدا كرينگے اور پھر تشھد بيٹھ كر امام كے سلام كے بعد اٹھ كر اپنی باقی مانندہ نماز مكمل كرينگے، آپ دو ركعات باقی ہيں، تو ان ميں سے پہلی ميں آپ سورۃ الفاتحہ اور اس كے بعد كوئی سورۃ پڑھيں، اور پھر تشھد ميں بيٹھيں جو كہ آپ كی درميانی تشھد ہو گی.

پھر اٹھ كر تيسری ركعت ادا كريں اور اس ميں صرف سورۃ الفاتحۃ پڑھيں، اور پھر آخری تشھد بيٹھ كر سلام پھير ليں.

اوپر جو كچھ بيان ہوا ہے وہ اس پر مبنی ہے كہ اس نے امام كے ساتھ جو ركعت پائی وہ اس كی نماز كا اول حصہ تھا، اور جو وہ انفرادی طور پر ادا كر رہا ہے وہ اس كی نماز كا آخری حصہ ہے، امام شافعی رحمہ اللہ كا مسلك يہی ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " ميں كہتے ہيں:

اگر اس نے امام كے ساتھ ايك ركعت پائی تو وہ امام كے سلام پھيرنے كے بعد اٹھ كر ايك ركعت ادا كر كے تشھد بيٹھے گا اور پھر تيسری ركعت ادا كر كے تشھد بيٹھے گا "

ديكھيں: المجموع (4 / 117).

پھر کہتے ہیں:

(ہم ذکر کر چکے ہیں کہ ہمارا مسلك یہ ہے کہ مسبوق نے جو جماعت کے ساتھ نماز پائی وہ اس کی نماز کا اول حصہ ہے، اور جو اس نے بعد میں ادا کی وہ اس کا آخری حصہ ہے، سعید بن مسیب، حسن بصری، عطاء، عمر بن عبدالعزیز، اور مکحول، زھری، اوزاعی، سعید بن عبد العزیز، اسحاق، رحمہم اللہ کا یہی قول ہے جو ابن منذر رحمہ اللہ نے ان سے بیان کیا ہے.

اور میں بھی یہی کہتا ہوں، ان کا کہنا ہے کہ: عمر، علی، اور ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے اور ان سے ثابت نہیں، یہ امام مالك سے روایت اور داود کا بھی یہی کہنا ہے.

اور ابو حنیفہ، مالك، ثوری، اور احمد رحمہم اللہ کا کہنا ہے کہ: اس نے جو جماعت کے ساتھ پائی وہ اس کی نماز کا آخری اور جو بعد میں ادا کی اس کی نماز کا اول حصہ ہے.

اسے ابن منذر نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور مجاھد، ابن سیرین سے بیان کیا ہے، اور ان کی دلیل یہ پیش کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم جو پالو وہ ادا کرو، اور جو رہ جائے اس کی قضاء کر لو "

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

اور ہمارے اصحاب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے دلیل لی ہے کہ:

" جو تم پالو وہ ادا کرو، اور جو رہ جائے وہ مکمل اور پوری کرلو "

اسے بخاری اور مسلم نے بہت سے طرق سے روایت کیا ہے.

بیھقی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جنہوں نے " پوری اور مکمل کرو " روایت کیا ہے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے زیادہ حافظ اور التزام کرنے والے ہیں جو کہ حدیث کے راوی ہیں تو وہ زیادہ اولی ہیں.

شیخ ابو حامد اور الماوردی کہتے ہیں:

کسی چیز کا اتمام اور پورا کرنا اس وقت ہوتا ہے جب اس کا پہلا حصہ گزر چکا ہو اور اس کی آخری حصہ باقی ہو.

اور بیھقی نے بھی ہمارے مسلك جیسا ہی عمر بن خطاب، علی ، اور ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہم اور ابن مسیب، حسن، عطاء، اور ابن سیرین، ابو قلابہ رحمہم اللہ سے روایت کیا ہے.

اور رہی یہ روایت کہ:

اس کی قضاء کرو"

اس کا جواب دو طرح ہے:

پہلی وجہ:

فاتموا یعنی پوری اور مکمل کرو والی روایت کے رواۃ زیادہ اور احفظ ہیں.

دوسری وجہ:

قضاء فعل پر محمول ہے، نہ کہ اصطلاح میں معروف قضاء پر، کیونکہ یہ اصطلاح متاخرین فقہاء کرام کی ہے، اور عرب قضاء کو فعل کے معنی پر اطلاق کرتے ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور جب تم اپنے مناسك ادا کر چکو.

اور فرمان ہے:

جب آپ نماز ادا کر چکیں.

شیخ ابو احمد کہتے ہیں:

مراد یہ ہے کہ: تمہاری نماز میں سے جو رہ جائے نہ کہ امام کی نماز میں سے، اور مقتدی کی جو نماز رہ گئی ہے وہ نماز کا آخری حصہ ہے. واللہ اعلم. اھ

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

سوال:

میں مسبوق کی نماز کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں:

1 ـ جب امام نماز مغرب میں ایك یا دو رکعت پڑھا چکا ہو.

2 ـ اگر چار رکعت والی نماز میں امام ایك یا دو رکعت ادا کر چکا ہو.

مسبوق کیا پڑھے گا، کیا وہ صرف سورۃ فاتحہ پڑھے گا یا کہ اس کے ساتھ کوئی اور سورۃ بھی ؟

جواب:

مسبوق شخص امام کے ساتھ جو نماز پائے وہ مقتدی کی نماز کا اول حصہ شمار ہو گا، چنانچہ جس نے امام کے ساتھ مغرب کی نماز میں سے ایك رکعت پائی تو وہ نماز کا اول حصہ شمار ہو گا، جب امام کی سلام کے بعد وہ کھڑا ہو کر فوت شدہ نماز کی رکعات مکمل کرے، اور اس میں سے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورۃ یا کچھ آیات کی تلاوت کرے گا کیونکہ یہ اس کی دوسری رکعت ہے، اور پھر درمیانی تشھد بیٹھےگا، پھر مغرب کی رہ جانے والی آخری رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھےگا، کیونکہ یہ اس کی تیسری رکعت ہے، اور پھر وہ آخری تشھد بیٹھےگا.

اور اگر اس کی ایك رکعت رہ جائے اور امام کے ساتھ اس نے دو رکعت ادا کیں، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرنے والی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرےگا، کیونکہ یہ اس کی تیسری رکعت تھی.

لیکن اگر نماز چار رکعت والی ہو اور اس نے امام کے ساتھ تین یا دو رکعت ادا کیں تو باقی مانندہ رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ ہی تلاوت کرےگا، کیونکہ یہ اس کی نماز کا آخری حصہ ہے، اسے سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورۃ کی تلاوت نہیں کرنا ہو گی، فقہاء کرام کے اقوال میں سے صحیح قول یہی ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے. اھـ

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (7 / 322).

واللہ اعلم .